سوال

(245) کیا مذہبی یا سیاسی جماعت کو چندہ دینا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایسٹ ہیم لندن سے راجہ محمد رفیق لکھتے ہیں۔

کیا کسی مذہبی یا سیاسی جماعت کو چندہ دینا جائز ہے۔ دینی جماعتیں بھی کافی ہیں۔ دین تو ایک ہے مگر ان جماعتوں نے کافی دین بنا رکھے ہیں اور پھر یہ جماعتیں صرف چندے کی بنیاد پر چل رہی ہیں ان کو گورنمنٹ گرانٹ تو نہیں دیتی اور پھر کچھ جماعتیں دین کو کافی نقصان بھی پہنچا رہی ہیں۔ اگر خالص اللہ کے دین کے لئے کام کریں تو اس میں فرقہ پرستی نہیں ہونی چاہیئے مگر اب تک کئی ایسی جماعتیں ہیں جو مسلمانوں کو نفرت سے دیکھتی ہیں اور غیر مسلموں سے پیار کرتی ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ایسی جماعتوں کو چندہ دینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک دینی جماعتوں یا سیاسی و معاشرتی جماعتوں کو چندہ دینے یا مالی تعاون کرنے کا مسئلہ ہے تو اس سلسلے میں قرآن کریم کا ارشاد بڑا واضح ہے کہ

وَتَعاوَنوا عَلَى البِرِّ وَالتَّقوىٰ وَلا تَعاوَنوا عَلَى الإِثمِ وَالعُدوٰنِ ... ٢ ... سورة المائدة

''نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں باہمی تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ہرگز تعاون نہ کرو۔''

تو یہ قرآن کا اصول ہے کسی فرد یا جماعت سے تعاون کے سلسلے میں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ اس کے کام سے کسی کا دینی یا دنیاوی بھلا ہو رہا ہے اور اس میں شریعت کے کسی حکم کی مخالفت بھی نہیں ہو رہی تو ایسی جماعت سے ضرور تعاون کرنا چاہیئے۔ بعض جماعتوں کے کچھ کام اگر خلاف اسلام ہیں اور کچھ وہ نیکی کے کام بھی کر رہے ہیں تو نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ان سے تعاون کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ہاں اگر ان سے تعاون کرنے کی وجہ سے ان کے برے پہلو نمایاں ہونے کا خطرہ ہے یا اس چندے سے وہ غلط کام کرنے شروع کر دیں تو ایسے لوگوں سے مالی تعاون نہیں کرنا چاہیئے۔ جو لوگ خالص دین کی بجائے فرقہ پرستی اور نفرت انگیزی پھیلاتے ہیں اور ان کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنہ و فساد پھیلنے کا اندیشہ ہے' ایسے لوگوں کی مالی مدد نہیں کرنی چاہیئے اور ان کے مقابلے میں جو جماعتیں خالص کتاب و سنت کی اشاعت اور مسلمانوں میں اتحاد و تعاون کے لئے کوشاں ہوں انہیں ترجیح دینی چاہیئے۔

مسلمانوں سے نفرت اور غیر مسلموں سے پیار یہ کسی مسلمان کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔

اسلام تو سبھی سے پیار و محبت کی تلقین کرتا ہے اور اپنے ہم عقیدہ بھائیوں سے زیادہ محبت و قربت کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام نفرت و عناد کے خلاف ہے۔ اخلاقی لحاظ سے اسلام میں غیر مسلم بھی قابل عزت و احترام ہیں لیکن محبت اور قلبی دوستی کے قابل نہیں۔ دشمنان اسلام سے دلی تعلق قائم کرنا اور مسلمانوں سے نفرت کرنا سنگین جرم ہے۔ قرآن نے واضح طور پر کہا ہے

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّى وَعَدُوَّكُم أَولِياءَ ... ١ سورة الممتحنة

"کہ اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔"

تو معلوم ہوا کہ وہ غیر مسلم جن کے سینوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بغض و کینہ ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے کوشاں ہیں مسلمان ایسے لوگوں کو دوست نہیں بنا سکتے۔ رہی بات اخلاقی طور پر میل جول' عدل انصاف اور مصیبت و تنگی کے وقت تعاون' یہ ہر انسان کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔

بہر حال ایسی جماعتیں یا ادارے جن کے طرز عمل سے اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہے اور اسلامی تشخص خطرے میں پڑ جاتا ہے ان سے تعاون نہیں کرنا چاہیئے کیوں کہ ان سے ایسا طرز عمل اثم و عدوان کے زمرے میں آتا ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص527

محدث فتویٰ